نصیب اپنا اپنا

آج سے دو دہائیاں قبل ہم اپنے بریلوی مناظرین سے ایک بات سنا کرتے تھے کہ مناظرہ کرنے کے لئے ہم ساری ساری رات قرآن میں نبی علیہ السلام کی شانیں تلاش کرتے رہتے ہیں اور ہمارے مخالفین کا بھی کیا نصیب ہے وہ ساری ساری رات قرآن سے نبی کریم ﷺ کے نقائص تلاش کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔

آج ستمبر 2022 میں بھی مناظرے اسی زور وشور سے ہو رہے ہیں۔لیکن بیس سالوں بعد ان مناظروں میں فرق صرف اتنا ہے کہ اب ہم خود آپس میں ایک دوسرے سے دست وگریباں ہیں۔مرجع ہمارا فتاوی رضویہ ہے، ایک طبقہ فتاوی رضویہ سے سادات (خون رسول ﷺ) کی شان تلاش کر رہا ہے اور دوسرا طبقہ فتاوی رضویہ ہی سے سادات (خون رسول ﷺ) کو گمراہ اور کافر قرار دینے کے حوالہ جات تلاش کر رہا ہے۔نصیب اپنا اپنا۔

چند دن قبل ہم نے فتاوی رضویہ کے حوالہ سے لکھا کہ سادات کی تعظیم ہر حال میں باقی رہتی ہے۔اس کے جواب میں تحریک لبیک یا رسول اللہ ﷺ و تحریک صراط مستقیم پاکستان کی طرف سے ایک پوسٹ بعنوان "تفضیلی سادات فتاوی رضویہ کی عدالت میں" تحریر کی گئی جس میں کذب بیانی کے ساتھ ساتھ تجاہل عارفانہ سے بھی کام لیا گیا۔اس پوسٹ کے عنوان اور تفصیل میں جو تغایر تھا اس سے پوسٹ تحریر کرنے والے کی علمی قابلیت روز روشن کی طرح عیاں تھی۔اس پوسٹ کے شروع ہی میں ہم پر یہ الزام لگایا گیا کہ "ہم نے اس بات پر تو بہت زور دیا کہ سید اگر بدعقیدہ ہو جائے تو اس کی تعظیم نہیں جاتی مگر اس حقیقت کو چھپایا کہ سید کس حد تک بدعقیدہ ہو تو پھر بھی اس کی تعظیم کی جائے گی اور کون سی حد ہے جسے کر اس کر لے تو سید کی تعظیم ختم ہو جائے گی"۔اس پر ہم گذارش کریں گے کہ ہماری پوسٹ کو دوبارہ عینک لگا کر ملاحظہ کیا جائے پھر بتایا جائے کہ ہم نے درج بالا حقیقت کو چھپایا ہے یا سرخ رنگ سے نمایاں کر کے لکھا ہے۔

تحریک صراط مستقیم پاکستان والوں نے فتاوی رضویہ سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ "سید اگر رافضی ہو جائے تو لائق تعظیم نہیں رہتا بلکہ اس کی سیادت ہی باطل ہو جاتی ہے"، اعلی حضرت نے اس مقام پر رافضیت کو کفر و ارتداد کے درجے میں لکھا ہے، یعنی سید رافضی ہو جائے تو وہ مسلمان نہیں رہتا۔ہم نے فتاوی رضویہ سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ "حقیقی سید کافر ہوتا ہی نہیں"۔نصیب اپنا اپنا

اگر ہمارا بتایا گیا حوالہ کھول کر مکمل پڑھ لیا جاتا تو شاید اس قدر پریشانی لاحق نہ ہوتی۔اعلی حضرت فاضل بریلی علیہ الرحمہ نے اس مقام پر جو عنوان قائم فرمایا وہ یہ تھا "اہل بیت عذاب سے بری ہیں" اس عنوان کے آخر میں اعلی حضرت علیہ الرحمہ نے ابن حجر مکی کا قول نقل فرمایا، آپ لکھتے ہیں کہ:

نصیب اپنا اپنا

''تو جب یہ ثابت ہوا تو جس کی نسبت اہلبیت نبی اور علوی حضرات کی طرف معلوم ہے تو اس کی بڑی جنایت اور عدم دیانت وصیانت اس کو اس نسبت سے خارج نہ کرے گی، اس بات کی بناء پر بعض محققین نے فرمایا زانی یا شرابی یا چور سید پر حد قائم کرنے کی مثال صرف یہی ہے جیسے امیر یا سلطان کا کوئی خادم اس کے پاؤں پر لگی نجاست کو صاف کرے، اس مثال کو غور سے سمجھا جائے اور لوگوں کی اس بات پر بھی غور کیا جائے کہ نافرمان اولاد وراثت سے محروم نہیں ہوتی، ہاں اگر ان حضرات سے کفر کا وقوع فرض کیا جائے، والعیاذ باللہ، تو اس سے وہ نسبت منقطع ہو جائے گی، میں نے صرف فرض کرنے کی بات اس لئے کی ہے کیونکہ مجھے جزم کی حد تک یقین ہے کہ جو صحیح النسب سید ہو اس سے حقیقی کفر کا وقوع نہیں ہو سکتا اللہ تعالی ان کو اس سے بلند رکھے، بعض نے ان سے زنا اور لواطت جیسے افعال کو بھی محال کہا ہے بشرطیکہ ان کی نسبی شرافت یقینی ہو تو پھر کفر کے متعلق تیرا کیا خیال ہے'' (فتاوی حدیثیہ: امام ابن حجر مکی) (فتاوی رضویہ جلد 15)

اعلی حضرت فاضل بریلی اس پیراگراف سے متفق نہ ہوتے تو کبھی بھی اپنے عنوان کی دلیل کے طور پر نقل نہ فرماتے۔آپ اس پیراگراف کو دوبارہ پڑھیں، آپ محسوس کریں گے کہ اعلی حضرت تو اس بات کے قائل ہیں کہ صحیح النسب سید سے حقیقی کفر کا وقوع ہو ہی نہیں سکتا، لیکن وہ لوگ جو اس بات کا دعوی کرتے ہیں کہ فکر رضا کا پرچم ہمارے ہاتھ میں ہے، کیا وہ اعلی حضرت کے اس موقف کو ماننے کے لئے تیار ہیں، اعلی حضرت تو اس بات کے قائل ہیں کہ

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا

مدنی مشورہ:

اصل بات جو اپنے تمام بریلوی بھائیوں (خواہ وہ عوام ہوں یا خواص) سے کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ درج بالا پیراگراف میں یہ لکھا گیا ہے کہ اگر کسی سید پر حد کا نفاذ لازمی ہو جائے تو حد نافذ کرنے والا اپنی نیت یہ رکھے ''کہ میں سلطان کا خادم ہوں اور اس حد کے نفاذ سے اپنے سلطان کے پاؤں کے ساتھ لگی نجاست کو صاف کرنے لگا ہوں''

اے میرے بریلوی بھائیو! یہ ثابت کرنا تو بہت مشکل امر ہے کہ سادات کافر ہو سکتے ہیں، البتہ سادات اگر کسی جگہ حد اعتدال سے دائیں بائیں نظر آئیں تو ان پر کافر ہونے کے فتوے لگانے کی بجائے اپنی یہ ڈیوٹی سمجھو کہ ہم نے اپنے آقاؤں کے پاؤں سے لگی ہوئی نجاست کو صاف کرنا ہے، یقین مانو، اس خون کی تاثیر یہ ہے کہ یہ حق بات کو قبول کرنے والا ہے۔ایک اور بات یہ بھی ذہن میں رکھیں کہ ان کے آباؤ اجداد کا یہ مقام ہے کہ وہ ان کو جہنم میں جانے سے بچا لیں گے، البتہ تم اپنی خیر مناؤ تم کس کے بھروسے پر جنت کے مالکوں کے بچوں سے دشمنی کر کے جنت کی امیدیں لگائے بیٹھے ہو۔